

قل انما انا بشر مثلكم وحي

تضمین معجز آئین

Check
1987

یعنی

معجز کوثر

RECEIVED
1987

در رحمت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم

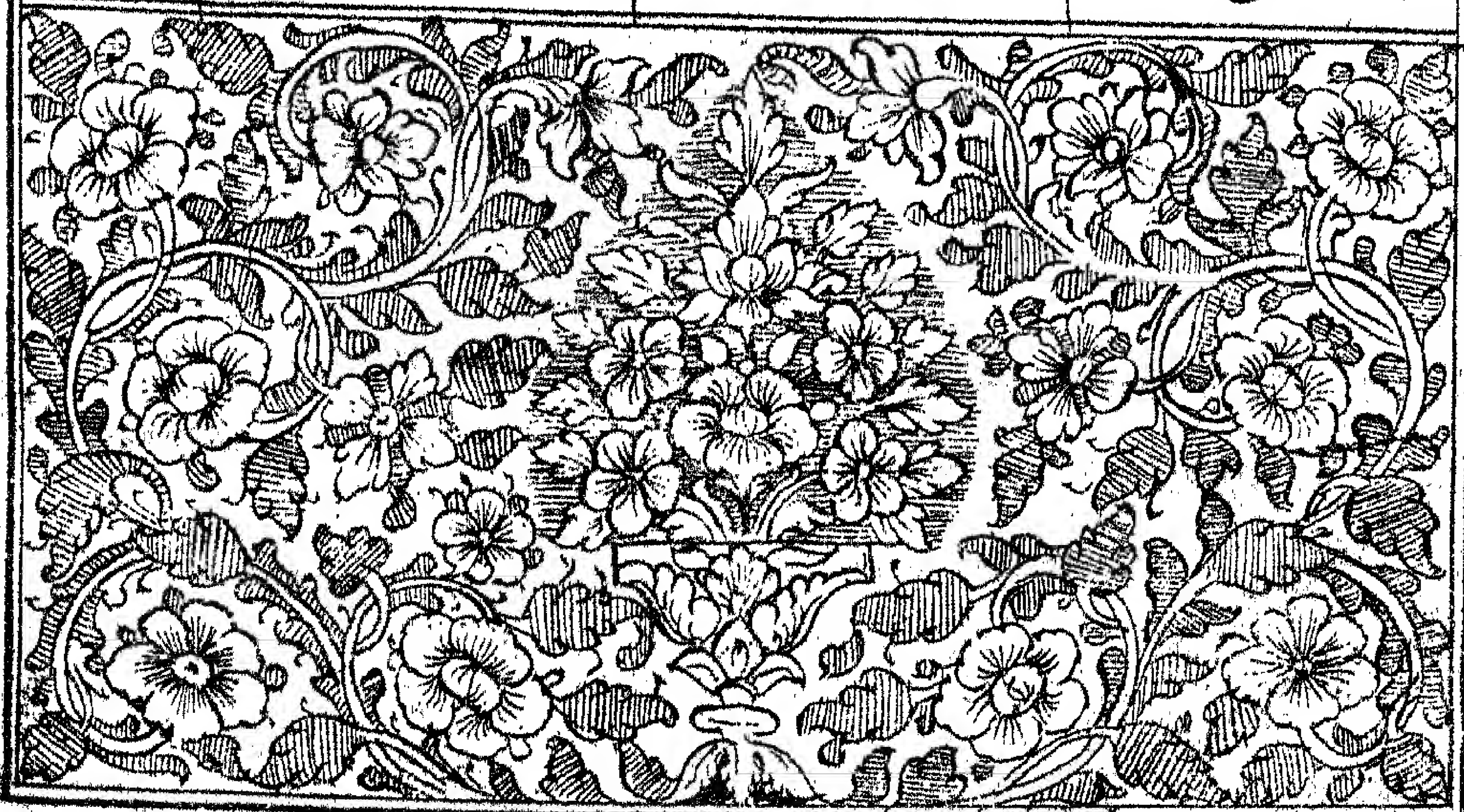
مصنفہ جبر عکاش جام عرفان توحیدست بادۃ الیقان تفریدنا صراط الاسلام مولوی
محمد شفیع صاحب ناصر امپوری برقصیدہ حسان الہند مولانا مولوی احمد حسن
شوکت میرو مالک شیعہ ہند میرٹھ سلمہ اللہ تعالیٰ حسب الارشاد خدایا بلنا بفضل
اولنا مولوی محمد حمید اللہ صاحب مہتمم مدرسہ مطبع العلوم میرٹھ

در مطبع شوکت المطابع شیعہ ہند بایتام پرازان طبع
مقام میرٹھ
نام حقون کوثر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حامد اللہ تعالیٰ و ثانیاً بحمد اللہ ثانیاً و مصلیاً

پست فطرت مولودیوں کو مولوی غلام امام شہید کے مولود پر بہت کچھ ناز تھا۔ مجالس میلاد
میں مجید پروجد طاری ہوتے تھے دھڑا دھڑ سینہ کو بیان ہوتی تھیں۔ اعجاز ہوا عجاز کرامات
ہو کرامات کا غلغلہ مچتا تھا۔ حالانکہ اس میں نرا پست ہی پست ہے مگر نلکا و احباب کے ایک
خاص جلسہ میں برادر مکرم و معتمد مجدد شعراء زمین استادنا حضرت حسان الہند مولانا احمد حسن جانا
شوکت اللہ القہار مالک شحہ ہند میرٹھ ادا ام اللہ شوارق فیوضہ باز غمت کے سامنے چن
پست نگاہوں نے ایسا ہی تذکرہ کیا۔ اور دعویٰ سے کہا کہ اب شہید مرحوم کے رنگ میں کسی کا
کیا منہ ہو جو قلم اٹھا سکے۔ مولانا محتشم الیہ نے گھڑی سامنے رکھ کر قلم اٹھایا اور ایک گھنٹے کے
عرصے میں چالیس شعر اسی زمین اور اسی بحر ہرج مثنیٰ مضاعف میں بے تکلف لکھ ڈالے۔ صرف
اتنا فرق ہی کہ یہ قصیدہ خالص نعت اور توحید و سنت میں ڈوبا ہوا ہو اور شہید مرحوم کا کلام
محض مولود پرستی میں جکڑا ہوا ہو۔ پس بندہ مستہام ناصر الاسلام محمد شفیع ناصر پوری کو
رجو مولانا شوکت کے آفتاب فیضان کا ایک ذرہ ہی خیال آیا کہ اس قصیدہ کو خمسہ
بنائوں۔ دفعۃً فیضان الہی اور برکت اتباع سنت و توحید جوش زن ہوئی۔ ارمان پل گیا

اللہ اللہ میں جو حیران ہوں کہ فیضانِ علم نبیل نے میرے خزانہِ دماغ کے کون سے
 گوشے میں یہ نعمتِ بطورِ دلچسپی رکھی تھی؟ شوقِ دلِ جذباتِ رات اور تیرا سنگ در
 چہنہ طاعت میں ہر ہر سجدہ قصان چاہئے، اگرچہ میدانِ نعت بہت وسیع ہو عصا
 چوبِ خشک قلم سے جسکا طوطی ہونا محال ہے۔ بشر کی زبان اور خیر البشر کی نعت کا پورا
 بیان کیا محال ہے مگر پیکارِ جہانِ شکوت ہوتی ہے کہ وہ پڑتا ہے اور جذبِ کامل ہو تو گاہکشا
 کو اپنا زینہ بناتا ہے۔ لہذا العون عنایتِ الہی و برکتِ اتباعِ سنت و سلوکِ قہرمانِ تعجید
 و دعویٰ کے ساتھ علی رؤس الاذن والاشہاد کہا جاتا ہے کہ بس اس سے آگے
 خدا کا نام ہی جسکو تابد قیام ہے والسلام علی من اتبع الهدی والصلوة علی محمد ^{المصطفیٰ}
 و علی آلہ واصحابہ اجمعین۔ چونکہ اس خمسہ میں دریاے فیضانِ الہی جو شہن ہوا ہے
 لہذا موج کو شرم نام رکھا گیا جو ساقی کو شرِ صلح کی نعت سے مناسبتِ تامہ رکھتا ہے۔





آساقیا جان من ہو کھت افرا پھر من کھت رہا پھر نشترن پھر فکر ہوش سخن
 پھر نخل بنتے ہیں وطن پھر سبزہ صحرا کی چین پھر گل کسکدہ کا چلن پھر داغ ستارین
 پھر گل سے بیل کی لگن پھر گلشن ہر ختن پھر نور ہو پر تو فگن پھر متحد سر و عین
 بدلا ہو پھر دور ز من عالم ہوا رشک چین نور سحر پر خندہ زن ہر گل کجاک پیرن
 ہیں بند ابواب ختن خور سدا باب محن سجدہ میں ہو ہر ماؤ من وقف سپاس فوہن
 گناہ جنت ہو چین ہیں عند یسین نغمہ زن گلشن بنا ایک ایک بن گلستان و زمین شاہین خزن
 ہیں طویان شکر شکن ہر نخل ہو منصور فن ہر سرو آنا لا غیر زن بنقا بلبل شر کن
 وقف لطافت روح و تن صرف لطافت ماؤ من دیکھے جو بیل کی شکن نار توڑی زمین
 کوس ظفر بجے ہیں زن ہر گل نے بدلی ہو چین گل ہو چین میں ضو فگن یا کوئی شمع اند لگن
 ہو سر و قمری کا وطن جنت ہو نار نارون وان بلبلین ہیں نغمہ زن جسجا پھر تھراغ و زمین

ہر چشم بیا رہیں ہر جان گھبراہیں ہر دل کو آزار چمن سب عاشق زار چمن
 جاری ہیں انہاں چمن خندان ہیں ازاں چمن نازان ہیں اشجار چمن خشان ہیں اوزار چمن
 عالم طلبگار چمن نور خدا ناز چمن ہے رشک گل خار چمن ہر عارف خار چمن
 ہے کرم بازار چمن جنت خریدار چمن نکھت ہوا دار چمن زینت پرستار چمن
 باد صبا یا رہیں رونق پہ ہر کار چمن سے ابرو ستار چمن چون گل بفرق ماؤں من
 ہوا ج پر نیک خستری گلشن خزان ہے ہر گل میں ہے صنعت گری باور ہر خدای
 یا شور سحر سامری ہر نخل موخو دسری سہل کا رنگ انخسری یا سبز ہی کوئی پری
 وہ شورش کبک مہی وہ ماہ کی ضو گستری قمری کی وہ نام آوری طوطی کی وہ شکر زری
 شمشاد کو بالاتری ہر سر کو بھی سردی فیضان ابر آوری وقف گلستان پروری
 نقاش قدرت نے بھری ہر گل میں کبھی لبری بازی گری گہدو زری تہ کرکھ خنجر کہن
 شب جلوہ رینطور ہے ظلمات غم مستور ہو وصل ہر اک مہجور ہو سائی بھی خود مخمور ہے
 ہر زخم دل انگور ہی ہر سبزہ زلف عور ہے فوج طرب منصور ہے ہر سمت شور شور ہے
 خاک زمین بلور ہے معجز چمن کا نور ہے بنیاکن ہر کور ہے زندون میں یہ مشہور ہے
 جام طرب بھر لوپ ہے رنج و الم کا نور ہے ہر دل خوشی سے چور ہو غم کا بھی شیشہ پور ہے
 پیر و جوان سرور ہو دل جلوہ گاہ طور ہی پر لک ترائی دور ہی ان حک ہر حرف لہ و لہ

ہے دختِ زر کی آرزو ہے بزمِ سحر کی جستجو ہے دیرینِ جامِ دہو مونی ہرست جا آہو
 ہے جوشِ نازِ لافِ تلو و چہا ہی ہے کو جو نکلا ہے وہ پاکیزہ خوشبلی کہ زلفِ مشکبو
 ہے جلوہ حق مومبو آبِ بقا خلق کو اسے زہدِ کوشِ ترش و باہر نکلمہ و کچھ تو
 ہیں لالہ گل دو بد و ہیں بادۂ دل روبرو پھیل ہے سبزہ ہو سو سامانِ عشرت کو جو
 زاہد سے گل کی گفتگو منظور اگر ہو آبرو و کرم و کوثر میں مضوی ساغرِ غفلت شکن
 اسی گلزارِ شمع و سنگ و غارتِ ناموس و ننگ و رونقِ رود و مخمک و آفتِ شیخ و بنگ
 اسی آتشِ حشر و ننگ و دلبرے رب و ننگ و آبِ ترسایانِ ننگ و بر و کمانِ غمزدہ ننگ
 قندہ کا طرزِ آفت کا دہنگ و ساقیِ آغوشِ تنگ کرتا ہے کیونکہ ننگ کرتا ہے کیونکہ ننگ
 ہو عارضِ گل پر پہ ننگ اہد ہو جسکو و کچھ دنگ ہر سرینِ فرشت کی ترنگ ہر دینِ عشرت کی ننگ
 دل سے مشاکفت کا ننگ ہو عیش کا ہرمت دہنگ سنام و تاروم و ننگ و چین و خن
 بجز امواجِ باغبانِ بادِ بہاری ہے زبانِ گل کی عمارتِ ہرمانِ باجس کا اک کاروان
 وہ جانِ جانِ انس و جانِ وہ آبِ رنگِ قدسیانِ ہزار و ہزار کھنڈ چلتا ہے وہ سحر و ان
 بارِ حمتِ حق ہے دوانِ وہ غارِ وہ روجہاں آوازِ حسنِ نہان آیا ہے سو بوستان
 آنکھوں میں بھولی زعفرانِ ہر دل ہو جنت کا مکان بھر کا ہو گلستانِ ہر گلشنِ پریشان
 یا آتشِ گل کا دہوانِ ہر دل ننگِ سامانِ جدِ آشنا شادی کمانِ ازل ہو اسبج و حن

آثار رحمت ہیں عیان دیوار و در سے بیگان خوان سکھ و آئے یان بند اب جنان
 گلزار ہے غلہ عیان اہو گیا ستر نہان ہے دیرین شہزادان ہیں برہمن تہج خوان
 ہو سبزہ زار اور طائران ہیں نو بہار اور عاشقان ہو شاخ سبز اور قمریان فصل گل و بیلان
 ہے لالہ زار اور گلستان ہو مزار اور آنہوان جسچاہے تھی یک ان وان سبزہ ہر سو جان
 جسچاہے تھانگ خزان وان ہی بہار جادوان جو جلد کا ڈھونڈو نشان دیکھو اگر زمین

ہر زخم دل ہو منہ دل روشن ہوئیے آب گل ہر ماہ جن سے منقل خوشی تابان ہو نخل
 ہے ابر رحمت پرندہ اور پائے توبہ کا منزل ہو دور میں صہبائی محل ہو کون بندوں کا محل
 پیتے ہیں تل پس من لال بکون ہوساتی مقلستان عرفان کا مضل باگینہ کا محفل
 ہو عیش کا ہر سر پہ طائشے سے پر ہو جان دل کلفت کی چہائی پر ہو سل بنو المہین محل
 ایک ایک کم متصل ایک ایک کم منفصل ہو متحد و غش و غل گم ہو دلی گمان چلن
 توحید کے نقشے جمے تفرید کے قلم چرے تقلید کے پرزے اڑتے تنقید کے سگے جمے
 تنقید کے عقدے کہلے تجید کے دریا بہے شخصی مقلد جو کہ تھے عینی موجد بن گئے
 تشخیص میں بنے پٹے تدقیق کے پودے بڑے تحقیق کو ثمر ہو گلچین بن کون دامن بھر
 سنت کے ہر سول کھلے بدعت ہر سول ہر خودت ہیں ہر شرک کے خود منع ہیں ہر کفر
 دیکھو و رکھو پھر بندھتے ملائک کے پرے ہیں آج باغ جان ہر گلچین بنے رب دوزن

یہاں پر جو کچھ لکھا ہے وہ سب
 میر تقی میر کے شعر ہیں
 جو ان کے دیوانہ میں
 درج ہیں

سبزہ اوگا ہو جا بجائے عجب سرسبز تیرا اسے حیدر اصل علی نور جمال کبریا
 پردہ دوئی کا جو کہ تھا اب محابا اٹھ گیا خلوت بنی جلوت سرا وحدت بنی کثرت
 برگ شجر سے بر ملا آئی نظر نشان خدا ہر مرغ گلشن کی صدا طہ و یسین و الضحیٰ
 آیا تصویر میں مزار صوفی کو بایں تصدیق کا علم حصولی جو کہ تھا علم حضوری نگیا
 ہوتی نہیں یہاں بر ملا صورت ہوئی سو جدا جائے خلا ہر یان ملا ہین ایک جسم جان و تن
 گلشن سے ہو غم کا ذہول گلچین کے دہن میں ہیں پھول ہر خشک ابدی ہول سر پر انا غم کی
 قابل میں ہر رنگ قبول شامل میں آہنگ شمول بابل ارشاد فصول سنبل میں ہے ہر
 ہر دل سے ہر کلفت جہول مٹھی ہو بلبل بھول بھول اس کے ہزار کا غم فصول جاری ہیں یہاں جمیل
 ہو ایک حال او حصول ہو ایک اصل و وصول بایں ایک یہ حال حصول ہو ایک بعد عرض و طول
 بایں ایک ہر فرع و اصول ہو ایک تنزل و نزول ہو ایک سیل و رسول فی انا ہو جا من
 ساقی نے مستور سے تلخا یہ مشہور و مشور اب انکوردے صہبائے جام طور دے
 جو جسم و جانین نور و می وہ نور چشم کو رو سنگ سر مغرور کردے خودی جو دور دے
 ہم سے سی ہیں ہجور و محشر کا ولین مشور و دوا دل بخور دے وہ نرگس مخمور دے
 ساقی کو منصور و مینا کے بھر پور دے وہ حشر تن کی تصور دے وہ چشم مست حور دے
 وہ ساغر بلور دے ماہ شب بچور دے وہ کاسہ کا نور دے جس سے بجھے دل کی جلن

بے گنہ گار فرشتے کے ہر کوہِ نعم چون شمسِ خف ملتے ہیں جہاں کو ہر سے ازل سے بچت
 اور نورِ انوارِ سلف اور ہر انوارِ خلف حاکِ تجستِ حروفِ با عارفِ موفق کا دل بیت الشرف
 منکر کا سینہ ہر دم ہو غم کے طوار و بکولف مشرک کو لپڑا ہے ہر بیتِ لب پر لہف
 آئی گھٹا چارو و نظرف باندھی رہندون نے بھی صفِ آساقی ساعربف کرد و مست و شگفت
 ہو در و درخ و غم تلف و صوسینہ و دل کا کلف و لکی بڑھاد و اور قف لا بادہ آتش فگن
 گلشن ہے پھر حبتِ فضا بلب ہے پھر وحدت سر اہر ہر طوبی نامہ کوہِ ہر موسیٰ با
 ہر سرمن نور نامہ پر دلیں جویشِ ہل اتی ہے از شر تا اثر سے نور یقین جلوہ نما
 ہی مدحِ تہذیب و اعدوم ساز را عتبا ہر نعمت مُنزَل ادا شد پیر تازِ الوری
 ہر رنگِ نعمتِ مصطفیٰ آہنگ مدحِ محبتِ سنت کا دروازہ کھلا دیر و حرم کا در ہے وا
 یہاں سوجہ زمار کا توحید سے رشتہ ملا یک جان دو قالب بن گیا ہر شیخ سے ہر برہمن
 جوین ہے ہر حسنِ جہاں گلشنِ پیر و دلکش سمان ہے ہر چمنِ جنت نشان ہے ہر من با قوت کان
 ہے ہر سمن بکلفت نشان ہے زور پر شوق نہاں لیتا ہے دلیں چٹکیاں ہیں باز ابوابِ جہان
 ہیں بادہ چش پیر جوان خمیازہ کش تیر و کان ہے ہر کپڑا اور لامکان ہے ہر زمین اور آسمان
 آیا شہِ یوحی مکان ہے صیتِ محی علی الامان جسپرین سبوحیان اپنے پروٹکا سائبان
 حاضر ہوں غلمانِ جہان صفتِ ہون سب عرشیان و حین بھی آئیں بیگمان کہ چاکِ امان کشن

ہے دہوم شہج و شباب میں لوگ بند دولاہ میں شام و عرب انقلاب میں اعجاز میں اعراب میں
 ہیں سنج و غم گرداب میں عکس میں ہے آب میں یاہر ضیا مہتاب میں رحمت ہے پیچ و تاب میں
 کلفت ہے سدِ یاب میں چونکی زلیخا خواب میں یوسف گریے محراب میں شکرانہ آداب میں
 ہے معرفت سلاب میں کیون شک ہرے کے باب میں کوثر طے ہر اک میں باقی کہاں شہرت میں
 بت گر پڑے میزاب میں لرزہ ہے ہر مضرب میں ہر وہ اک ہر اب میں خاموشی و تن تن میں
 گلزار ہر کاشانہ ہے ہر نرم عشرت خانہ ہے ہر شمع اک پروانہ ہے کیا جلوہ جانا ہے
 دل جسکا اک بیجا ہے جان جسکا اک نذرانہ ہے ہر شہج و منع دیوانہ ہے دیوانہ ہر فرزانہ ہے
 ہر محنت ندانہ ہے چہاں ممکن پانیہ ہے آباد ہر ویرانہ ہے زہد اندلون بیگانہ ہے
 تسبیح کا جو دانہ ہے کیف دل میخانہ ہے فصل چہاں افسانہ ہے شرح قلم در دانہ ہے
 گل جو ہر تاشانہ ہے بلبل بھی بتیا بانہ ہے باد بہاری شانہ ہے منبل ہے جہد پر شکن
 آیا ہر وہ قدسی نہاد و جہر حق کا اعتماد جسکی صفت ہے لون صاحب سے ہر دین کا استناد
 محکم ہے کائنات العباد لزران ہے قصر کعبہ ہنگامہ مہر و داد ہے جلوہ آراے مراد
 مسدود ہے راہ فساد و مفقود ہے کفر و عناد جو ہے ہر عدل و داد مردود ہے ہر ارتداد
 حوصلے سے ہر شمشاد و شاد ہر گل سے آباد آباد ہے قصر غم پر وقتا دانا نہیں سب سے یاد
 ہر سو ہے شور و انقیاد ہے دل کو دین سے اتحاد گردن ہے ہر قدسی نژاد مخونج ہر الحسن

ہر گلستان رنگین لباس ہر عنچہ صرف لامسائے رنگ حیا کا سبک واپس ہر چوڑی کی با
 محکم ہو گا ہوا سانس گلشن ہر گرد و ہوا سانس ترین بنار و مینہ طاس دل سے سوا ندوہ و یاس
 لرزان ہر روح بوجہ فراس خود دست آفرین ہر فاس ہر شے ہر گرم سپاس ہر ساقی کوثر کی
 اویزا ہر ہر دالتاس ہر تہا ہر کیون با حق شناس ہر اہر ب راز قیاس مت کر تو منع دور کا
 عرفان آگاہ آس پاس نریغ و شہرین بھر اس فانیغ ز دست جو داس ہر سو آفرینارون
 آیا ہر سلطان امم ہر خوش ن بکر م ہے گردن افلاک خم پھولا ہر گلزار و تدم
 ثابت ہر اسکا کا عدم گلشن ہر با صحن ارم اضداد ہیں آپس میں صنم ملتے ہیں جذر و مد بہم
 جاتا رہا شرکت کا غم ہیں متحد و یرو حرم ہر الصمد جائے صنم ہو گا سترقارون و نرم
 ہر خاک اگتی ہر دم ہر گل گل ہر جام جم کیون مین بنی کا ہو غم ہر زور پر رحمت کا یم
 د و جام ساقی و مہم کرد و ز فکر بیش و کم اکب کو عصیان کا الم و لطف حق پر تو فگن
 آیا وہ ہمیشہ وعدیل وہ سایہ رب جلیل وہ رحمت حق کی دلیل آئینہ حسن جمیل
 رنگ گلستان خلیل امت کی بخشش کا فیصل حکا بنا با قال و قیل ادنی سا خادم خیریل
 آیا وہ کوثر کی سبیل جس سبے سرگرم رحیل ہر دعوت شرک نیل ہر چہرے ہر نکر ذلیل
 غارت کن اصحاب نیل ہر دیکہ شرکین نیل سلام کا نزل عجل فتاح من قنۃ قلیل
 دار و دروہر علی عرفان حق کا رو نیل فیض احد کا سبیل از شرق تا غرب و کن

ہر گلستان رنگین لباس ہر عنچہ صرف لامسائے رنگ حیا کا سبک واپس ہر چوڑی کی با

رشک جنان گلزار خوش عندلیب اری کھوے ہوئے منتقاہی حسرت و دین خار ہے
 زاہد پیر ہداک بارہی تھامے ہوئے دستارہی تو حید و ریا بارہی مومن کا بیڑا پار ہے
 خود منع کو بت سکھارہی میجام سی سیرارہی رہن یقین اقرارہی دفن زمین انکار ہے
 ہر سو طرب گلکارہی ہر بج و غم فی النار ہے عیش و طرب طیارہی دُور آزار ہے
 واعیش کا بازار ہے صحن چمن تارہی سر سبز ہر کھسار ہے نخعرا چمن بھولا ہے بن
 صحن چمن گلگون ہوا حسن سمن افزون ہوا کس گل پہ گل مجنون ہوا جو جام می بیرون ہوا
 جو نعت میں مضمون ہوا حاسد پہ اک افسون ہوا ہر شعروہ منون ہوا جیسے فدا ہر دن ہوا
 ہر اہل دل مفتون ہوا ہر سیکدہ پر خون ہوا ہر تنگدہ مدفون ہوا عشرت سے پر گردون ہوا
 جو قطرہ تھا جیون ہوا جو ذرہ تھا سچون ہوا سیراب دل محزون ہوا شاد دارِ ہال نامون ہوا
 فضل حق سچون ہوا لطف خدا مقرون ہوا کل کن مکان مجنون ہوا آیا حبیب و الممن
 وہ نعت اب مرقوم ہو ہر سمت جسکی دہوم ہو وہ وہ سخن منظوم ہو جسین گہر مکتوم ہو
 عرفان حق مفہوم ہو تحسین کا غل تاروم ہو ہر پست فطرت شوم ہو ہر مدعی مذموم ہو
 ایک ایک حاسد بوم ہو دورا و نکاسب مرقوم ہو جان عدو مرقوم ہو اس فیض سے محروم ہو
 دشمن کا عن موم ہو ایک ایک شک محدود ہو فیض ابد مقسوم ہو طرز سخن معلوم ہو
 ہر سنگ دل چون موم ہو منکر ہر اک مجذوم ہو مرتد سے وہ موم ہو مٹ جائیں سب اہل سخن

وہ جو مٹی آئی نسیم و جہن جنت کی شمیم ہیں بند ابواب جحیم ہیں گدایا بربحیم
 حرف غلط ہو خوف و بیم پھر تا ہو خوش خوش ہر شیم نازان شفا پر شمیم دل ہو حرم عرفان جحیم
 اتنا ہے بانا زو نیم وہ حوض کوثر کا قسیم وہ صاحب خلق عظیم وہ بحر و خا کریم
 وہ گلشن حسن قدیم وہ غیرت و درایتیم وہ خزن راز یکیم وہ رحم مخصوص رحیم
 وہ لوح وحدت کا فہیم کہ کو کیا جسے دو نیم جسکی صفت ہو حاویم مداح جسکا ہر دہن
 ہو مدحت محبوب سب مشکیا سچ و تخت حاضر ملک ہوں با ادب ستوج گویاں سب کسب
 ہو مدحت طو و طرب جس سے ہے ظلمت و حجب جو ہوازل سے منتخب جو نور سے ہے مستجب
 ہے مدحت قدسی رکبا بیان عبا عرفان قصب و خشکا عصیان کا مطب یا ستر حجب کا غضب
 ہو مدحت امی لقب ہو مدحت عالی نسب ہو مدحت والا حسب ہے مدحت ایمان سبب
 ہے مدحت ایقان طلب ہو مدحت انعام رب ہو مدحت شاہ عرب مہر عجم ماہ بین
 اب صبر سے توڑنی مام ہیں نہ کہ ہے تشنہ کام دی سا قیام و بھر کی جام جس سے معطر ہو مشام
 دی آفتاب و راہ نام وہ ہو ندے جو ہو حرام حسین ہو قاضی کو کلام جسکو بخش سمجھیں عوام
 وہ جو کہ ہو روز قیام کو تر سے دی خیر الانام وہ سا گنہگار امام وہ شافع ہر خاص و عام
 وہ وافع شرک و ظلام قرب اسکا دی گراؤن عاکیہ جہیم تعلیمی نظام ہے بعد ہو قایم مدام
 قوسین ہو جسکا مقام ہو جسکی کن مین ہو صدام خود جسیہ حق ہو سحر سلام وین خدا جسکا چلن

ہر مدحت محبوب سب مشکیا سچ و تخت حاضر ملک ہوں با ادب ستوج گویاں سب کسب
 ہو مدحت طو و طرب جس سے ہے ظلمت و حجب جو ہوازل سے منتخب جو نور سے ہے مستجب
 ہے مدحت قدسی رکبا بیان عبا عرفان قصب و خشکا عصیان کا مطب یا ستر حجب کا غضب
 ہو مدحت امی لقب ہو مدحت عالی نسب ہو مدحت والا حسب ہے مدحت ایمان سبب
 ہے مدحت ایقان طلب ہو مدحت انعام رب ہو مدحت شاہ عرب مہر عجم ماہ بین
 اب صبر سے توڑنی مام ہیں نہ کہ ہے تشنہ کام دی سا قیام و بھر کی جام جس سے معطر ہو مشام
 دی آفتاب و راہ نام وہ ہو ندے جو ہو حرام حسین ہو قاضی کو کلام جسکو بخش سمجھیں عوام
 وہ جو کہ ہو روز قیام کو تر سے دی خیر الانام وہ سا گنہگار امام وہ شافع ہر خاص و عام
 وہ وافع شرک و ظلام قرب اسکا دی گراؤن عاکیہ جہیم تعلیمی نظام ہے بعد ہو قایم مدام
 قوسین ہو جسکا مقام ہو جسکی کن مین ہو صدام خود جسیہ حق ہو سحر سلام وین خدا جسکا چلن

آیا وہ سحر آفرین وہ منظر اسلام دین کو نین کا مسند نشین دارین کا مہر بسین
 وہ صفہ عرش برین وہ قبہ کاخ یقین امید ہر اندوہ گین وہ غم ربائے ہر غمین
 وہ راحت جان حزن مصباح نور ہر جبین نگ بہار باغ عین قسام شیر وانگین
 آیا ہی وہ ماہ زمین آیا ہی وہ شاہ گزین جو ہر ناسے ماو طین ختم رسالت گانگین
 وہ شرع کا حصن حصین اسلام کا برج متین وہ گوہر درج شین دین خدا کا موتمن
 تھا چرخ زن چرخ برین پر تو فگن ماہ مبین پیر استہ خلد برین آراستہ اکالک حسین
 غلمان تھو سب فرشتہ میں شہ کے قدم بین تاکہین تابون قد شاہ دین خاک پر کچین
 حاصل ہوتا تو یقین روشن زمان تھا تا زمین شادان کہہ دین تھا تا مہین ہو کر ادب سے ہمقرین
 جب آئے جبریل امین حکم رب العالمین با صد شکوہ زریں زین بولہ ختم المرسلین
 حاضر ہی یہ پردار عین لون پیٹھ بالائی زین ہو جیسے خاتم مین نگین پھر وہ بلاق برق فن
 یک نظر ہو کر چلا ہمایہ صرصر چلا فر فر نمط فر فر چلا خوشتر سے بھی خوشتر چلا
 وہ نور کا پیکر چلا وہ حسن کا زیور چلا رخت کا وہ محضر چلا دل لیکے یاد لبر چلا
 وہ پشت گردون پر چلا رشتہ پہ یا گوہر چلا اعجاز معجز کر چلا یا مہر چرن کوثر چلا
 جب شاہ کو لیکر چلا با جملہ کرو فر چلا چون مہر از خاور چلا چون گنبد بے در چلا
 چون قلمزخم اختر چلا مثل مہر از چلا چون سکہ داوڑ چلا وہ دشت اتھنی کاہرن

۲
 وہ شاہ دین خاک پر کچین
 حاصل ہوتا تو یقین روشن زمان تھا تا زمین شادان کہہ دین تھا تا مہین ہو کر ادب سے ہمقرین

جاتا تھا چون سرچاں چلتا تھا چون نور عیاں بندہ چون صبح نماں زندہ چون بقیہ طیان
 نازدہ مثل دلبران حاضر نظر آیا جہان گویا کعبہ غائب تھا وہاں چون گردش چرخ و زمان
 چون دور امکان جہان بے شش جہت تھا وہ جہان گذر از خدا آسمان مثل دعار عارفان
 تھوہست و چپ عرشیاں اور پیش و پس تھے فرشیاں اور تھے جلو میں خاصگان تھے اسطرح مودا
 اور اسطرح عیسے دوان پھر آتھے اور لامکان ہاں ہم امکان تھا کجاں تھے طرفین عن
 شاباش ہر کلک سا کیا نعت ہر صل علی کیا مدح ہر ای جزا کیا رنگ ہر ای واہ وا
 کیا ڈھنگ ہر ای مرجان خود فکر قدرت آشنا محو تماشا بن گیا ہر شعر پر دل ہر فدا
 ہر بند ہر توحید ہر سطر ہر دل کی ضیا یا بوجہ زن آب بقا اے ناصر بنما
 ہر فیض نعت مصطفیٰ خامہ سے جو دریا بہا ایک یک شعر بے بہا کان جو ہر ہنگیا
 روح شہید بے نوا بولی بحدین بر ملا وہ نظم شوکت سکھاتا زان ہے جیسے خود سخن



تنبیہ

موج کوثر کا حق تصنیف جناب مولانا مولوی حمید اللہ صاحب ہتھم مدرسہ طلع العونو

میرٹھ کے نام سہہ کرویا گیا ہے کوئی صاحب بون اجازت مولانا محمد وح قطعہ

نہ فرمائیں اور قانونی دار و گیر سے بچیں۔

ناصر الاسلام محمد شفیع۔ ناصر

اختیار شحہ ہند میرٹھ

ایشیائی نظم و نثر کا استاد۔ ویسی الشاپر دازی کار فارم۔ ملکی اور اخلاقی

محامات کا جہز۔ فصیح و بلیغ مضمون نگاری کا دریا۔ توحید و سنت کا شالچ

کرنے والا شکر و بدعت کا مٹا نیوالا قیمت عام ہر سالانہ موہ محصول اک۔

احمد شکرٹ اڈیٹر و مالک شحہ ہند میرٹھ